سوال

(331)جس نے تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اکثر جگھوں پر کلمات لکھے ہوئے دیکھے اوراب بھی دیکھتا ہوں جو درج ذیل ہیں جس نے گلے میں تعویز لٹکایا اس نے شرک کیا اور ساتھ یہ حدیث لکھی ہوتی ہے ۔

«من تعلق تمیمۃ فقد اشرک» (مسند احمد)

گزارش ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط یا حدیث مذکور کا درجہ کیا ہے اگر اس کا ذکر کہیں نہ ہو تو بھی درخواست ہے کہ گلے میں تعویز پہننا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک حدیث مذکور کا تعلق ہے تو وہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند احمد میں مروی ہے ملاحظہ ہو۔ (صححہ البانی احمد4/156)(17353)وقال محققہ حمزۃ :اسنادہ حسن الحاکم4/219(7513) سکت عنہ الذھبی الصحیحۃ (492) قال الامام البیھقی رحمۃ اللہ : والتمیمۃ یقال :انہا ذخرزۃ کانوا یتعلقونہا(۹/350) السنن الکبري) (الفتح الربانی :17/187)مسند احمد کے مبوب اورشارح علامہ ساعاتی مصری نے اس کے رجال کے بارے میں کہا ہے کہ " رجالہ ثقات "(اس کے راوی ثقہ ہیں)اب مسئلہ یہ رہ جاتا ہے کہ تمیمہ کا صحیح مفہوم اور مطلب کیا ہے اس سلسلے میں ائمہ لغت وشارحین حدیث

کے چند اقوال حسب ذیل ہیں ۔ تمیمہ کا معنی منکا لکھا ہے چنانچہ امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

«التمائم جمع تمیمۃ وہی خرزات» (النہایۃ :۱/۱۹۸)

"تمائم تمیمہ کی جمع ہے اوراس کے معنی منکے کے ہیں ۔"

اورکتاب "لسان العرب "میں ابو منصور سے منقول ہے :

«التمائم واحدتھا تمیمۃ وہی خرزات» (لسان العرب 121/7)

''تمائم کامفرد تمیمہ ہے اوروہ منکوں کانام ہے۔''

اسی طرح "فتح المجید"میں علامہ خلخالی رحمۃ اللہ علیہ کاقول ہے :

«وھی مایعلق باعناق الصبیان من خرزات وعظام» (ص27)

"تیمہ ان ہڈیوں اور منکوں کانام ہے جوبچوں کے گلے میں لٹکائی جاتی ہیں ۔"نیز "لسان العرب""میں ہے :

«ولم ار بین الاعراب خلافا ان التیمۃ ہی الخرزۃ نفسھا» (12/70)

"مجھے اعراب میں کسی کااختلاف معلوم نہیں ہوسکا تیمہ فی نفسہ منکوں کوکہاجاتاہے ۔اوریہی مذہب ائمہ لغت کا بھی ہے ۔ واضح ہوکہ اہل جاہلیت یہ فعل اس لیے کرتے تھے تاکہ اپنی اولاد کونظربد سے محفوظ رکھ سکیں چنانچہ "المنجد"میں ہے :

«کان الاعراب یضعونہا علی اولادہم للوقایۃ من العین ودفع الارواح»

"اعراب اپنی اولاد کونظربداوربدروحوں سے بچاؤ کی خاطران کے گلے میں تیمہ لٹکاتےتھے ۔"

امام ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ہذاکی مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطرازہیں :

«کانہم یعتقدون انہا تمام الدواء والشفاء وانما جعلہا شرکا لانہم ارادوابہا دفع المقادیر المکتوبۃ علیہم فطلبوادفع الذي من غیراللہ الذي ہودافعہ» (النہایۃ :۱/۱۹۸)

"گویاکہ ان کا یہ عقیدہ تھا تیمہ ہی مکمل دوااورشفاء ہے اوراس تیمہ کواللہ کا شریک ٹھہرادیا۔انہوں نے چاہاکہ تیمہ کے ذریعے لکھی ہوئی تقدیر کو محوکردیں اوربیماریوں کے ازالہ کےلیے غیراللہ کا سہاراڈھونڈا حالانکہ صرف رب العزت ہی تکالیف کودورکرنے والا ہے ۔اورحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

«التمائم جمع تمیمۃ وہی خرزاوقلادۃ تعلق فی الراس کانوافی الجاہلیۃ یعتقدون ان ذلک یدفع الافات» (فتح الباری :10196)

"تمام تیمہ کی جمع ہے اوروہ منکے یاہارہےجسے سر میں لٹکایاجاتاہے جاہلیت میں لوگوں کا اعتقادتھاکہ اس سے مصائب رفع ہوجاتے ہیں ۔"

اہل فن کی تشریحات کی روشنی میں ۔«من تعلق تمیمۃ فقداشرک» کامفہوم بھی واضح ہوگیاکہ مقصوداس سے مذکورہ معتقدات کی تردید ہے نہ کہ معروف تعویذات جن میں جاہلیت والے مشرکانہ تصوررات نہیں ہوتے ۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ"میں صاحب "دلائل الخزات"کاردکیاہے جس نے تیمہ کی تعریف میں قرآنی آیات یااسمائے الہیٰ پر مشتمل مرقوم تعویز ات کوداخل کیاہے ۔

قرآنی آیات اوراسماء اللہ الحسنی پر مشتمل تعویذلٹکانے کے بارے میں سلف اوراورخلف کا ہمیشہ سے اختلاف چلاآرہاہے کچھ منع کے قائل ہیں اوردیگرنے جواز کافتوی دیاہے ۔چنانچہ "فتح المجید"میں ہے :

«لکن اذاکان المعلق من القرآن فرخص فیہ بعض السلف وبعضہم لم یرخص فیہ» (۱/۳۹۲)

"لیکن لٹکی ہوئی شے جب قرآنی آیات پر مشتمل ہوتوبعض سلف نے اس کوجائزقراردیاہے اوربعض نے ناجائزقراردیاہے اس سے معلوم ہواتنازعہ فیہ شی صرف جوازعدم جواز

ہے نہ کہ جواز کا معتقد و عامل مشرک ہے شرک کا فتوی صادر کرنے سے پہلے قائلین با لجواز سلف کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے ۔

من كان مستنا فليستن بمن قدمات   الخ

البتہ دلائل کی روسے میرے نزدیک محقق مسلک یہی ہے کہ تعویز گنڈے سے مطلقاً احتراز کیا جائے اور صرف ثابت شدہ دم پر اکتفا کیا جائے ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص612

محدث فتویٰ